Registered

L. No. 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۷) مطبوعہ ۷ - جولائی ۱۹۰۵ء بروز جمعہ جلد (۳۳)

گلدستۂ اخبار

دیسی فوجی افسر جو ریٹائر ہونے پر لفٹننٹ کپتان کا اعزاز پائیں ایک اسلوب سے مستثنےٰ رہینگے۔ انتقال اراضی کا قانون جیسا پنجاب میں جاری ہے ویسا ہی ملک برہما میں بھی جاری کیا جاویگا۔ ماہ جون میں دو لاکھ ٹن گیہوں کراچی سے ولایت لے گئے اور دس دخانی جہاز منتظر ہیں۔ اپر برما میں بہت بارشوں سے سودھی ریلوے کئی میل بہ گئی کشتیوں میں عبور کراتے ہیں۔ بنارس میں کانگریس کے ساتھ حرفتی و زراعتی نمائش ہوگی۔ بحیرۂ اسود کے روسی بیڑے نے بھی کھلم کھلا بغاوت کی خاص اوڈیسہ کی بات ہے۔ یہاں جنگی جہازوں کے تمام سپاہی سرکش۔ جہازوں کے اندر تمام بحری افسر قتل کئے گئے۔ ملاحوں نے دھمکی دی گولہ باری کر کے شہر اوڈیسہ کو برباد کرینگے۔ کنیاز پوٹمکین نام جنگی جہاز کے کمانڈر کو ایک ملاح نے معروضی دی تھی کہ کھانا اچھا نہیں ملتا ہے۔ کمانڈر نے بجائے غور کرنے کے فریادی کو نشانہ بندوق سے مار ڈالا۔ اسپر کشت و خون کا بازار گرم ہوگیا۔ مقتول رفیق کی لاش کو ملاح کنارے پر لائے عظیم ہجوم نے ننگے سر سے عزت کی آبادی بھی مشتعل ہوگئی۔ پولیس و کاسکوں نے ہجوم کو منتشر کرنا چاہا لیکن کچھ پیش نہ چلی۔ مقابلہ ہوا پولیس و کاسک رہ گئے۔ یہاں پہلے ہی خلقت کام بند کئے ہوئے تھی اس واقعات سے خرابی بڑھ گئی۔ حاکم و محکوم میں جنگ و جدل ہے۔

کلکتہ کے مصوروں۔ کندہ کاروں اور فوٹوگرافروں نے ملکر آپس میں قرار دیا کہ وہاں ایک آرٹسٹ ایسوسی ایشن قائم کی جاوے۔ رنگون میں ناقص چائے کی فروخت پر ناراضی پھیلی ہوئی ہے۔ لائیل پور سے کراچی تک سیدھا سلسلۂ تار جاری ہوگیا ہے۔ یورپ میں مدت سے پارچہ جات شیشہ بنانے کی کوشش ہو رہی تھی سنا گیا ہے کہ اب کامیابی ہوگئی ہے اب شیشے کے کپڑے جو مثل ریشم نرم آب و تاب میں عمدہ جسپر داغ نہ لگے تیار ہو رہے ہیں۔ جیل انبالہ میں ۱۲ سے ۱۶ فیٹ تک گہرے غلہ کے کھتے ہیں حال میں ایک قیدی غلہ نکالنے کے لئے اندر گیا تھا کہ وہیں گرمی سے مرگیا اس کے نکالنے کو تین قیدی اور گئے مگر وہ بھی مرگئے۔ اضلاع متحدہ کے ٹیچرس ایسوسی ایشن کا آٹھواں سالانہ جلسہ ۱۳ سے ۱۷ جولائی تک میری ڈنامیکر گرلس ہائی سکول الہ آباد میں قائم رہیگا۔ فتحگڑھ کے سکھوں نے اپنے ہندوستانی شرکار کو کام بہم پہنچانے اور نیز اپنے روپے کو محفوظ رکھنے کی غرض سے ایک کرسچن انڈسٹریل کمپنی کھولی ہے۔ دس روپے فی حصہ کے حساب سے ۲۱۷ حصے جمع ہوگئے ہیں۔ یہ کمپنی ڈیرے بنانے اور چرہ رنگنے کا کام جاری کریگی۔ لاہور میڈیکل کالج میں ایل۔ ایم۔ ایس یا ایم۔ بی کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ملکہ معظمہ مرحومہ کی یادگار میں ایک زنانہ وظیفہ مبلغ سنہ روپیہ ماہوار کا ہندوستانی مسیحی یا پورپشین عورت کو پانچ برس تک دیا جایا کریگا۔ بیٹل شپ کنیاز پٹمکنس نے کل شام کے ساڑھے گیارہ بجے اوڈیسہ پر گولہ باری شروع کردی ہے۔ روسی باربرداری کا جہاز

داچا بھی باغیوں کے ساتھ شامل ہوگیا ہے۔ بحری فوج کے ملاحوں نے لیبا میں بھی بغاوت کی ہے اور بارکوں کو توڑ پھوڑ ڈالا ہے۔ چار جنگی جہاز اور ایک کروزر اور کئی تارپیڈو سبٹپول سے اوڈیسہ کی طرف زیر کمان ایڈمیرل کروگر روانہ ہوگئے ہیں تاکہ کنیاز پٹمکنس کو اگر وہ اپنے تئیں حوالہ نہ کرے اور انتظام کے قائم رکھنے میں مدد نہ کرے تو غرق کر دیا جاوے۔ باغیوں کے برخلاف گلیوں میں کلدار توپیں استعمال کی گئی ہیں۔ اور دو رجمنٹیں پہنچ گئی ہیں۔ کل باغیوں نے اوڈیسہ میں تو جہاز جلا دیئے ہیں اور یقین کیا جاتا ہے کہ ابھی سے ایک بھی انگریز نہیں ہے۔ امریکن کونسل واقعہ اوڈیسہ نے واشنگٹن کو بذریعہ تار خبر دی ہے کہ جہازی بیڑہ سبسٹپول سے پہنچ گیا ہے اور کنیاز پٹمکنس نے بغیر ایک گولی چلائے اپنے تئیں سپرد کیا۔ کرونسٹڈ واقعہ ملک روس میں بھی بحری فوج میں بغاوت ہوگئی ہے۔ ملاحوں نے کئی افسروں کو تہ و بالا کردیا ہے۔ افواہ ہے کہ اضلاع متحدہ کے آئندہ لفٹننٹ گورنر آنریبل مسٹر ہویٹ ہوں گے۔ امریکہ کے ایک بنک میں ایک بندر سکے پر لکھنے کا کام کرتا ہے۔ عہدہ منصفی اور منصفی کے امیدواروں میں سے ذیل کے صاحبان نے اسسٹنٹ اور اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے دیپارٹمنٹل امتحان پاس کئے ہیں جو ۱۳ اپریل ۱۹۰۵ء اور اس کے بعد کے دنوں میں لاہور میں ہوا تھا۔ منشی غلام حسن لالہ ملارام۔ لالہ دوارکا پرشاد۔ مسٹر سموایل شیخ عطا الہی۔ بھائی نرائن سنگھ۔ سید نور اللہ شاہ۔ اور محمد خان سدوزئی

ایڈیٹوریل نوٹس

نکاح تادیب ہے۔ ایک بوڑھی اور بڑی بھاری تجربہ کار عورت کا مقولہ ہے کہ "نکاح ایک تادیب ہے" بادی النظر میں یہہ فقرہ ایک مہمل سا معلوم ہوتا ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جاوے تو بالکل درست ہے جب کہ انسان زندگی کے اس حصہ میں داخل ہوتا ہے اور اسکی ذمہ داریوں اور مشکلات اور مناسب مواقع سے واقف ہو جاتا ہے اور ہمیشہ اس خیال کو مدنظر رکھتا ہے کہ نکاح کرنا ایک تادیبی امر ہے تو گمان غالب ہے کہ منغص شادیاں اور پُرشرم طلاق اور غیر ضروری علیحدگی بہت کم وقوع میں آوین۔ جب ایک جوان لڑکی یا عورت اس قسم کے شوہر کا خیال کرتی ہے تو وہ لیے خاوند سے نکاح کرنا بالضرور پسند کریگی جسمیں تمام خوبیاں ہوں یا کم از کم اُن تمام خوبیوں میں سے جو ایک شخص کی ہونی چاہئیں اکثر پائی جاویں۔ مگر جب وقت آوے اور وہ ایک عام آدمی کے ساتھہ شادی کرے جسمیں بہت ہی کم خوبیاں اور بہت سے نقایص ہوں تو اس صورت میں اگر وہ دانا ہے تو ان خوبیوں کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کریگی۔ اور اگر وہ اس امر سے کبھی اغماض نہ کرے تو بالضرور وہ اس بات کی ساعی اور کوشاں ہوگی کہ کسی نہ کسی طرح وہ تمام خوبیاں اس کے خاوند میں آجاویں پس ہطرح اسکی شادی خاوند کے لئے ایک تادیب ہوتی ہے اور ایسا ہی خود اُس عورت کے چال چلن کے لئے بھی ایک تادیب ہوتی ہے۔ لیکن اگر وہ عورت بیوقوف ہے تو بالضرور اُسکی زندگی تلخ ہو جائیگی اور وہ تمام مصائب اور غموں کی متحمل ہوگی اور وہ اپنی ہی خصلتوں اور میلانوں سے بے قرار ہو جائیگی اور کبھی اپنے خاوند سے محبت نہ کریگی اور نہ ہی اُسکی فرمانبردار ہوگی اور نہ ہی اُسکو عزت کی نگاہوں سے دیکھے گی۔ اسوقت شادی اُس کے لئے تادیب نہ ہوگی بلکہ جی کا وبال ہو جائیگی اور اسی طرح خاوند کے لئے بھی۔ ہر ایک جوڑا جو نکاح کے ساتھہ اس دنیا میں متحدہ ہوتا ہے اس امر کو مدنظر رکھے کہ یہہ اتحاد فی نفسہٖ ایک تادیب ہے جس سے جانبین مساوی تادیب اور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ "اے عورت کیا جانے تو اپنے خصم کو بچاوے۔ اور اے مرد کیا جانے کہ تو اپنی جورو کو بچاوے"۔ (۱ قرنتی ۷: ۱۶)

صنعت و حرفت مسیحیوں میں۔

زندگی میں ترقی اور خوشحالی حاصل کرنے کے لئے حرفت اور صنعت کی اشد ضرورت ہے۔ دنیاوی آرام کے کل سامان اسی کی پیدائش ہیں۔ تمام دنیاوی کاروبار صنعت اور حرفت پر چلتے ہیں۔ ہمارے ملک کی ایک مثل ہے کہ اُتم کھیتی مدہم بیوپار۔ نکھد چاکری بھیکھ ندار۔ یہہ ایک موزون اور بالکل پورا مقولہ ہے مگر صنعت اور حرفت ان تمام باتوں کے لئے ضروری ہے۔ یہہ چاروں ذریعہ انسان کی زندگی کے اسباب معاشرت پیدا کرتے ہیں مگر بغیر کسی نہ کسی دستکاری اور ہنر کے انکا چلنا بھی محال ہے۔ تمام ممالک کا کام اس سے چلتا ہے قوم اسی سے بنتی ہے۔ ہم مسیحیوں کے درمیان اس صیغہ کی نہایت ہی قلت ہے۔ آجکل غیر مشنوں کی توجہ اس طرف زیادہ ہے اور وہ مسیحیوں کو طرح طرح کے ہنر اور دستکاریاں سکھلانے میں بڑی مشغول ہیں۔ جیسا کہ صنعت و حرفت ہندو مسلمانوں کی سلف سپورٹی کا ذریعہ ہے ایسا ہی مسیحیوں کی سلف سپورٹی کا بھی ذریعہ ہے۔ اور چونکہ مسیحی قوم میں اسکی قلت ہے اسلئے آج تک یہہ قوم دوسروں کی دستنگر ہے اور جب تک یہہ قوم صنعت اور حرفت کیطرف توجہ نہ کریگی کبھی سلف سپورٹنگ نہ ہوگی۔ مگر پھر بھی ہم اس بات کو دیکھکر اور سنکر خوش ہیں کہ آجکل کسی قدر ترقی مسیحیوں کے درمیان صنعت و حرفت کی ہو رہی ہے۔

ہند میں اور پنجاب میں کئی ایک ایسے کارخانہ موجود ہیں جنکا انتظام بڑی عمدہ طرح ہو رہا ہے اور انمیں سے اکثر خاص خاص مسیحیوں کیطرف سے جاری ہیں اور بعض مشنوں کی طرف سے یہاں پر ہم ناظرین کی توجہ نہولڈ کرچن انڈسٹریل انٹرپرائز فتحگڑھ کی طرف منعطف کرتے ہیں۔ اس کارخانہ میں دس دس روپیہ کے دو سو سترہ ۲۱۷ حصہ فراہم ہو چکے ہیں۔ اس کمپنی کا مقصد یہہ ہے کہ فتحگڑھ کے مسیحیوں کے لئے ایک محفوظ ذخیرہ مہیا کرے اور ہندوستانی مسیحیوں کے لئے ایک فائدہ بخش کام تیار کرے اس مقصد سے ہندو اور محمدی ملازم نہیں رکھے جاتے اس کام میں شوق اور ترقی کرنے کے لئے وہاں کے کام کرنے والوں کو خود حصہ دار بنایا جاتا ہے۔ اور کل نفع کا ½ اُن کام کرنے والوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جنکو ۹ ماہ سے زیادہ وہاں کرتے ہوئے گذر گئے ہیں یہاں کی مزدوری نسبتہً زیادہ ہے۔ فی الحال وہاں خیمہ سازی ہوتی ہے اور دباغی کا کام بھی شروع ہو گیا ہے۔ ارادہ یہہ ہے کہ دباغی کا کام زیادہ تر انگریزی اور امریکہ کے ڈھنگ اور قاعدہ پر ہوا کرے مگر یہہ اس صورت میں ہوگا جب کمپنی کو اور زیادہ تجربہ ہو جائیگا۔ اس کارخانہ کے بانیوں کی امید ہے کہ یہہ کارخانہ مشنری کام میں ایک بڑا بھاری ممد اور معاون ہوگا اور اسمیں بہت سے مسیحی لوگوں کے لئے گذارہ کی صورت ہو جائیگی۔

پنجابی اور ہندوستانی مسیحیوں کو اب نوکری کی طرف توجہ کم دینی چاہئے مگر صنعت و حرفت اور بیوپار یا دوکانداری کی طرف بہت زیادہ راغب ہونا چاہئے تب ہی تو مسیحی لوگ ایک قوم بنینگے اور سلف سپورٹ ہو جائینگے۔ دیگر اقوام کی طرح ان کے اپنے مناد اور مشنری اور مدارس اور کالج اور ہسپتال وغیرہ سب کچھ ہوگا۔ سو نت خدا کی خدمت کرنے میں خود انکو ثواب ہوگا اور اصل پوچھو تو خدا کی کلام کی خدمت بھی اسی وقت زیادہ تر خوش اسلوبی اور کامیابی اور سرگرمی سے ہوگی اور وہ کام بیرونی شخص کا نہوگا بلکہ ہمارا اپنا ہوگا۔ اور تب زمانہ حال کی نسبت زیادہ پھلدار اور بار آور ہوگا اے مسیحیو جاگو۔ خواب غفلت میں مت پڑے سوتے رہو۔ کار امروز بفردا مگذار کی مثل کے مصداق ہو۔ اس ہندی مقولہ کو مد نظر رکھو کہ کل کرے سو آج کر آج کرے سو اب پل میں پرلے ہو گئی

جاپان میں آبکاری کا قانون

گذشتہ سال کی ۱۵ دسمبر کو آنریبل شے نوموٹے اور آنریبل ٹوموتو بونے جاپان کے ہوس آف ریپریزنٹیٹو میں ایک بل پیش کیا جسمیں بیس برس سے کم عمر کے جوانوں کے ہاتھ ہر قسم کی نشی اشیا کی فروختگی کی ممانعت درج تھی - اس بل کی تائید آنریبل سورد کو ایبارا اور دیگر ۶۸ ممبروں نے کی - اس بل کے ضمن میں شراب کے مضر اثرات کا جو خصوصاً جوانوں پر ہوتا ہے دلائل کا ایک مجموعہ پیش کیا گیا - آنریبل شے نوموٹے جو جاپان کی ٹمپرنس لیگ کے قومی وائس پریزیڈنٹ ہیں انہی نے Anti Smoking Bill for Minors. تیار اور پیش کیا تھا جسکو امپیریل ڈایٹ نے منظور کر لیا تھا اور جو ۱۹۰۰ء میں قانون بنگیا تھا - نشی اشیاء کے بل میں سے تین دفعات کا ترجمہ ذیل میں ہے - دفعہ ۱ کسی یا تمام قسموں کی شراب کا پینا بیس برس سے کم عمر جوان کے لئے منع ہے - جو اس قانون کی خلاف ورزی کرینگے انپر ۵۰ سینٹ یا اس سے کم جرمانہ ہوگا - اور مے نوشی کے ظروف حکام ضبط کرلینگے - دفعہ ۲ - وہ لوگ جو بیس برس کی عمر سے کم جوانوں کے محافظ اور سرپرست ہیں اگر انکو شراب خوری سے منع نہ کریں اور اس حقیقت سے وہ بخوبی آگاہ ہیں تو اس پر ایک ین یا اس سے کم جرمانہ ہوگا - دفعہ ۳ - جو شخص کسی جوان آدمی کے ہاتھ کوئی نشی شے فروخت کرے یہہ جانکر کہ وہ بیس برس سے کم عمر کا ہے تو اسپر ۱ ین یا اس سے کم جرمانہ ہوگا - یہہ قانون یکم اپریل ۱۹۰۱ء سے جاری ہوگیا ہے ؀

ایک مسیحی لیڈی کا جاپانی سپاہی پر اثر

روس اور جاپان کی جنگ کی عین ابتدا میں جبکہ جاپانی فوجیں دھڑا دھڑ جاری تھیں تو انکی ریل گاڑی جسمیں وہ سوار تھے شہر اوکایاما سے گذری اور سپاہیوں کی استراحت اور آرام کے لئے وہاں چند عرصہ تک ٹھہری ؀

اپنی اس حب الوطنی کے جوش میں جو جاپان میں بکثرت ہے اس شہر کی مسیحی لیڈیوں نے ایک کمیٹی بنائی تاکہ ریل کے اسٹیشن پر جاکر ان سپاہیوں سے ملاقات کریں اور اس قلیل عرصہ میں حتی الوسع وہ کام کریں جسے انکو خوشی اور استراحت حاصل ہو سب سے بڑا کام انکا سپاہیوں کی وردیوں میں جنمیں سے کہ بٹن گر پڑے از سر نو بٹن لگانا اور دلیری اور شجاعت پر گفتگو کرنا تھا - اس کمیٹی کے ممبران میں ایک لیڈی مسمات مسز ہٹی بھی تھی جو مدت سے جاپان میں رہتی تھی اور بڑی سنجیدہ اور ہمدرد تھی - جب کہ وہ ایک دن سپاہیوں کے اُس گروہ سے باتیں کر رہی تھی جو آگ سینک رہے تھے تو اُس نے کہا کہ "ہم مسیحی ہیں اور آپ لوگوں کے لئے دعا کرینگے"۔

تھوڑی ہی دیر بعد لوگ گاڑی میں بیٹھ گئے اور جب وہ الوداع کہنے کو اُن کے پاس کھڑی تھی تو ایک سپاہی نے آنکھ سے اسکی طرف اشارہ کرکے اسکو بڑی سنجیدگی سے اپنے پاس بلایا - جب وہ اس کے پاس آئی تو اُس مرد نے اس سے کہا "کیا آپ مہربانی سے یہہ امریکن جھنڈا جو تمہارے سینہ پر لگا ہوا ہے مجھے دوگی ؟ میں اس کے عوض میں حتی المقدور بڑا انعام دونگا میں اس کو جنگ میں پہننا چاہتا ہوں" پہلے تو وہ عورت بڑی ہچکچائی مگر چونکہ وہ سپاہی اصرار کرتا رہا اس لئے آخرکار اُس نے وہ جھنڈا اپنے سینے سے اُتار کر اُس کے سینہ پر لگا دیا - اس شخص نے اس لیڈی کا نام پوچھ لیا - اور اپنے رفیقوں سے ایک پرزہ کاغذ لیکر جلدی جلدی سے کچھ لکھ دیا اور جب گاڑی چل پڑی تو گاڑی کی کھڑکی میں سے اس لیڈی کو وہ کاغذ گرا دیا - اس کاغذ پر وہ رزمیہ نظم لکھی ہوئی تھی جو اچھی خفیف میں مشہور و معروف ہے اور جسمیں یہہ ایک خیال موجود تھا کہ "میں اب اپنی جان اپنے وطن کی خاطر دینے کو جا رہا ہوں - اور میں یہہ کام بڑی دلجمعی سے کرتا ہوں مثل اس کے جبکہ موسم خزاں میں پتے خاموشی کے ساتھ زمین پر آگرتے ہیں" ؀

اس کے چند یوم بعد مسز ہٹی نے اسی شخص کا ایک بارہ فیٹ لمبا خط پایا جو بڑی غیر معمولی عالمانہ طرز پر مکتوب تھا - جسمیں مرقوم تھا کہ "میں شہر سنڈائی سے ہوں اور میں اپنی تمام زندگی بھر مسیحی مذہب کا سخت مخالف تھا - میں اس مذہب کو بیگانہ شرارت تصور کرتا رہا - اور بہ حیثیت محب الوطن ہونے کے میں اس مذہب کی ترقی کو حتی المقدور روکنا اپنا فرض سمجھتا رہا - یہی خیال میرا اسوقت بھی تھا جب میں اوکایاما میں آیا تھا - مگر جب میں نے تمکو ہم سپاہیوں کے ساتھ ایسی مہربانی سے گفتگو کرتے اور یہہ کہتے سنا کہ تم اور دوسرے مسیحی ہمارے لئے دعا کروگے تو اس سے میرا دل بالکل شکستہ ہوگیا - میں ویٹنگ روم کے ایک گوشے میں جا بیٹھا اور رونے لگ پڑا - میرا دل بالکل بدل گیا ہے - اب میں موت کا متلاشی ہرگز نہیں ہوں اور اگر میں صحیح و سلامت وطن کو واپس آگیا تو جہاں تک ہوسکیگا میں جلد تمہارے پاس آؤنگا اور تم سے عرض کرونگا کہ مجھے مسیحیت کی تعلیم دو - اور میری بڑی خواہش یہہ ہے کہ اس مذہب کی اشاعت کروں - اور جونہی کہ یہہ میری امکان میں آجائیگا میں اپنی پوری طاقت کے ساتھ اپنے والدین اور خاندان کو ترغیب دونگا کہ وہ مسیح کے پیرو بنجاویں" ؀

کونین کا استعمال

ڈاکٹر اے - بی گارڈ صاحب ایم - ڈی - ایف - آر - ایس کہتے ہیں کہ "اگر اس کی مقدار زیادہ استعمال کیجاوے

تو چونکہ خون پر ایک غیر معمولی اور ناگہانی دباؤ پڑتا ہی اس لئے دل تیزی کے ساتھ دھڑکنے لگتا ہے تشنج پیدا ہوتا ہے اور موت وارد ہوتی ہے"؛

ڈاکٹر سنڈنی رنگر ایم ۔ ڈی "اگر اس کا لائیڈس کا استعمال مدت تک ہوتا رہے تو معدہ میں ابتری پیدا ہو جاتی ہے اور اوجہہ میں حرارت اور وزن زیادہ ہو جاتا ہے۔ بھوک جاتی رہتی۔ امتلا۔ اسہال اور دیگر امراض پیدا ہوتے ہیں"؛

خون میں غیر معمولی جوش پیدا ہوتا ہے۔ اور اس سے خون کے سرخ ذرات کی تعداد کم ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح سے رنگ سفید ہو جاتا اور قلت خون پیدا ہوتا ہے اور کمزوری اور نکاہت طاری ہو جاتی ہے۔

اے ۔ سی ۔ کوپر تھویٹ ایم ۔ ڈی ۔ پی ۔ ایچ ۔ ایل ۔ ایل ۔ پی ہنری بک ایم ۔ آر سی ۔ ایس "جگر سخت اور تفخ ہو جاتا ہے۔ تلی بڑھ جاتی ہے اور تفخ سخت ہو جاتا ہے"؛

بجز ۔ ایل ۔ آر ۔ سی ۔ پی "نظر موٹی ہو جاتی ہے بلکہ انسان اس سے اندھا ہو جاتا ہے ۔ اور خود مغز میں درد پیدا ہو جاتا ہے اور بھاری ہو جاتا ہے دل غیر معمول سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ دوران سر وغیرہ ہو جاتا ہے"؛

لندن پیرنٹ سوسائیٹی کے سکرٹری پادری اے ۔ ٹیلر صاحب ایم ۔ اے امسال ہند کا ملاحظہ کرنے کے لئے تشریف لائینگے ۔ امید ہے کہ وہ اکتوبر میں لندن سے روانہ ہونگے اور ملیشیا ۔ برما ۔ سیلون ۔ اور ہند کی بڑی بڑی بائبل سوسائیٹیوں کا معاینہ کرینگے ۔ اُن کے ایام دورہ میں اینڈ بن آگز لیریز کے سیکرٹریوں کی ایک بڑی کانفرنس کسی بڑے شہر غالباً الہ آباد میں ہوگی ۔ اس کانفرنس میں اس کام کے متعلق جو ہند میں ہو رہا ہے سوالات پیش اور اُن کے حل کئے جائینگے ۔ سکرٹری صاحبان اس ملاقات کے بڑے خواہاں نظر آتے ہیں اور یہہ ایک یقینی امر ہے کہ خود مسٹر ٹیلر اپنا دورہ ختم کرکے اس معاینہ سے بہت کچھ واقفیت حاصل کرینگے؛

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

تذکرۃ الحکمائے یونان

بعض تاریک اور بعض مخلوط ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ خیال کرتا تھا کہ انسان سفلی دلدلی کیچڑ سے نکلا ہے۔ اُن کے خیالات اور حاسات جسم کی مادی بناوٹوں کے مطابق ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ ان دو عناصر میں سے ہر ایک عنصر اُس شے کو پہچان لیتا ہے جو اس کے موافق ہے۔ ۔ ۔ ۔ اس لئے وہ اُسوقت زیادہ صداقت رکھتے ہیں جبکہ گرم عناصر زیادتی پر ہے" دز آنہ صفحہ ۱۶۱ و ۵۷۱ دیوتاؤں کی پہلوٹھی محبت تھی جس کے ذریعہ بالمقابل اشیاء کا اتحاد ہوتا ہے"۔ فیورنیس کا بیان ہے کہ سب سے پہلے پرمنائیڈس نے سوال کا وہ طریقہ ایجاد کیا جسکو اکلس کہتے ہیں؛

زینو

اپلوڈورس کے بیان کے مطابق ڈائیوگینیس ۳۹۶ صفحہ انقرہ طبعاً طلنطاغورث کا اور از روئے متبنی پرمنائیڈ کا بیٹا تھا اور اس کا نہایت نزدیکی طالب علم تھا۔ اور افلاطون فائیڈرس میں اُس کو ایلیائی پالامیڈس کہتا ہے اور پرمنائیڈس ۷ ، ۱۲ ب میں کہتا ہے کہ وہ مجھ سے پچیس ۲۵ برس چھوٹا تھا۔ ڈائیوگینیس کے بیان کے بموجب وہ ۷۱ اولمپیڈ یعنی قبل از مسیح ۴۶۰ میں مشہور تھا۔ مذکور بالا بیان سے جو افلاطون نے پرمنائیڈس میں کیا ہے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ قبل از مسیح ۴۵۲ میں پیدا ہوا تھا۔ وہ فلاسفی اور تدابیر ملکی میں نہایت ہی شریف مزاج تھا اور ارسطاطالیس کے قول کے بموجب طریقہ بولچال (ڈایالکٹک) اسی فلاسفر نے ایجاد کیا تھا جس کو سقراط اور افلاطون نے عموماً استعمال کیا اور اعلیٰ درجہ کو پہنچا دیا تھا۔ بہت سی کتابیں اسکو منسوب کیجاتی ہیں جو علم اور دانائی سے مملو ہیں بعض کہتے ہیں کہ سوال کے اُس طریقہ کو جسے اکلس کہتے ہیں اسی شخص نے ایجاد کیا تھا۔ یہی طریقہ سوال آجکل کے یورپین اہل منطق نے بھی اپنی منطق میں استعمال کیا ہے۔ دیکھو جان سٹوارٹ مل صاحب کی سسٹم آف لاجک دلیل یہہ ہے فرض کرو کہ اکلس کچھوے کی بہ نسبت دس گنا تیز دوڑتا ہے تو پھر بھی اگرچہ کچھوے کی یہہ رفتار ہے تو بھی اکلس اسکو ہرگز کبھی پکڑ نہ سکیگا۔ کیونکہ فرض کرو کہ اُنہیں پہلے ہزار فیٹ کا فاصلہ تھا۔ جب اکلس نے دوڑ کر ہزار فیٹ کا وہ فاصلہ طے کر لیا تو کچھوا اس سے سو فیٹ آگے ہوگا جب اکلس اُس سو فیٹ کے فاصلہ کو طے کر چکا تو کچھوا دس فیٹ آگے دوڑے گا وعلیٰ ہذالقیاس۔ اس لئے اکلس ہمیشہ دوڑتا رہیگا اور کچھوے تک کبھی نہ پہنچیگا اُس نے اپنے استاد پرمنائیڈس کی تعلیم کی جو اُس نے وحدانیت اشیاء کی بابت دی تھی ذیل کے دلائل سے حمایت کی۔ (۱) اگر ہستی تعداد میں زیادہ ہوتی تو وہ بالضرور نہایت ہی چھوٹی اور نہایت ہی بڑی ہوتی یعنی نہایت ہی چھوٹی اس لئے کہ اکائیاں جس سے کہ یہہ مرکب ہے بالضرور غیر ممکن التقسیم ہوگی اور نتیجہ بیمقدار ہوگی۔ لامحدود طور پر بڑی ہوگی کیونکہ اس کا ہر ایک حصہ اس سے پہلے ایک حصہ ہوگا جس سے کہ وہ علیحدہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح اس سے پہلے بھی اور حصہ ہونگے علیٰ ہذالقیاس لامحدود سلسلہ تک۔ (۲) پھر اگر ہستی بہت سی ہوتی تو بلحاظ عدد یہہ محدود اور غیر محدود ہر دو ہوتی۔ محدود اس لئے ہوتی کہ موجودہ اشیاء سے

زیادہ اشیا نہ ہوتیں۔ غیر محدود اس لئے کہ تا کہ وہ بہت ہو جاوے دو چیزوں کے درمیان بہر صورت ایک تیسری شے ہوگی اور اس تیسری اور دیگر دو میں سے ہر ایک کے درمیان ایک اور شے ہوگی۔ اور اسی طرح سے برابر۔ (۳) چونکہ ہر ایک شے خلا میں موجود ہے اس لئے خلا خود ایک خلا میں ہوگا اور وہ خلا بھی جسمیں وہ موجود ہے ایسا ہی ہوگا۔ وقس علیٰ ہذا۔ (۴) آخرکار یہہ تسلیم کیا گیا ہے کہ اگر غلہ کی ٹوکری کے ہلانے سے آواز پیدا ہوتی ہے تو ہر ایک دانہ اور دانہ کا ہر ایک جزو بھی آواز دیگا۔ مگر وہ چار دلایل جو اُس نے حرکت کے برخلاف دی ہیں۔ اس سے بھی بڑھکر مشہور اور ضروری ہیں (ارسطاطالیس کی الطبعیات ۶: ۹)۔ پہلی دلیل یہہ ہے کہ اگر کسی شے نے ایک فاصلہ طے کرنا ہو تو اُسے چاہئے کہ پہلے اُس فاصلہ کے نصف کو طے کرے اور تا کہ وہ اُس باقی ماندہ فاصلہ کو طے کرے تو اسکو چاہئے کہ پہلے اُس نصف کے نصف کو طے کرے وعلیٰ ہذا القیاس یعنی اُس شے نے ایک محدود وقت کے اندر اُن فاصلوں کو طے کر لیا جو شمار میں غیر محدود ہیں۔ (۲) اسی دلیل کا ایک اور استعمال (دلیل اکلسی) ہے۔ اگر اکلس کچھوے کا تعاقب کرے تو وہ اس کو پکڑ نہیں سکتا۔ کیونکہ جب اکلس کچھوے کے مقام ا پر پہنچے گا تو کچھوا دوسرے مقام ب پر پہنچ جائے گا۔ جب وہ ب پر پہنچیگا تو کچھوا ج پر پہنچیگا وعلیٰ ہذا القیاس۔ (۳) کمان سے نکلا ہوا تیر حالت سکون میں ہے کیونکہ وہ ہر لحظہ میں صرف ایک ہی اور اسی مقام میں ہے۔ پس یہہ اپنے پرواز کے ہر لمحہ میں ساکن رہتا ہے اور نتیجۃً اپنے پرواز کے کل عرصہ میں بھی۔ (۴) اگر سرعت کسی جسم کی مساوی ہو تو مساوی فاصلہ مساوی زمان میں طے ہوگا۔ مگر ایک جسم متحرک دوسرے جسم سے دوگنا آگے چلا جاتا ہے اگر جسم ابعد الذکر مساوی سرعت سے اسکی طرف حرکت کر رہا ہے ایسے طور پر گویا کہ وہ دوسرا جسم غیر متحرک ہے۔ پس حرکت کے قوانین یہاں پر حقائق کے بالمقابل ہیں بعد کے زمانہ میں یہہ دلیلیں تشکیک کی تعلیم سے فوائد اٹھانے کی نظر سے استعمال کئے جاتے تھے۔ زینو کا ان سے صرف یہہ مطلب تھا کہ وہ پرمینا ئیڈس کے مسائل کی حمایت کرے۔ مگر اس طریقے سے جس سے کہ اُس نے اپنی یہہ مقصد بر آری کرنی چاہی ہے اُس نے نہ صرف اپنے طریقۂ بولچال (ڈایالکٹک) ہی کو بلکہ اُن مسائل کی بحث کو بھی چلانا چاہا جو فاصلہ اور وقت اور حرکت کے خیالات میں مرکوز ہیں۔ (زلر ۳-۶۲ و ۶۴ صفحہ)

دلچسپ معلومات

ہند میں ۲۵۸۹۹۸۹۳۶ بیوہ عورتیں اور ۸۱۱۰۸۴ رنڈوے ہیں۔

سکوپولا میں ایک دوا کا نام ہے جو ایک جاپانی پودہ سے تیار ہوتی ہے جس کے اثر سے آدمی ۸ یا ۹ گھنٹے سوتا رہتا ہے مگر کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

سانپ کی آنکھیں خواہ وہ جاگتا ہو خواہ سوتا خواہ چلتا یا پھرتا۔ خواہ مردہ یا زندہ ہو کبھی بند نہیں ہوتیں بلکہ ہمیشہ کھلی رہتی ہیں۔ سانپ کی آنکھوں پر پپوٹے نہیں ہوتے بلکہ ایک قسم کا ڈھکنا ہوتا ہے جو نہایت ہی شفاف اور شیشے کی طرح اسمیں سے وار پار نظر آتا رہتا ہے۔

کچھو کا اگر مغز نکال دیا جائے تو بھی وہ مدت تک زندہ رہتا ہے۔ تجربے کے طور پر ایک کچھو کا مغز دور کر دیا گیا پھر بھی وہ تین ماہ تک زندہ رہا جب اس کا دل کاٹکر جسم سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے تو وہ پچاس منٹ تک ویسا ہی حرکت کرتا رہتا ہے جیسا کہ زندگی کی حالت میں کرتا ہے۔

ہسپانوی مثل ہے کہ "سنیچر کے روز سفر یا شادی ہرگز کرنی نہ چاہئے"۔ اس مثل کا اثر اہل ہسپانیہ پر اس قدر ہے کہ خاص شہر مڈرڈ میں اس دن پر کبھی کوئی شادی نہ ہوئی اور نہ ہوتی ہے۔ اور ریلوے ٹرین اس دن قریباً بیکار پڑی رہتی ہیں۔

ابھی تک خیال کیا جاتا تھا کہ دنیا میں دریائے ایمزن ہی ایک ایسا دریا ہے جس کے گذرگاہ میں سب سے زیادہ بل ہیں مگر اب معلوم ہوا ہے کہ وایٹ ریور (دریائے ابیض) درکن سٹس تیئس میل مسافت طے کرنے میں اسقدر بل کھاتا ہے کہ کل طول انکا ایک ہزار میل ہے۔

ابیسینا میں دستور ہے کہ قاتل کو مقتول کے رشتہ داروں کے پاس لے جاتے اور اُن کے حوالہ کر دیتے ہیں تب اگر وہ چاہتے ہیں تو اُس کو اسی طرح قتل کرتے ہیں جس طرح سے کہ اُس نے مقتول کو قتل کیا تھا۔

جوہر کے سلطان میں ایک بڑی خاصیت۔ کچھ عرصہ گذرا ہے کہ گھوڑے سے اُنکو ایسا صدمہ پہنچا کہ اُن کے کل دانت جھڑ گئے۔ ان کے عوض نفیس سونے کے دانت لگا دیئے گئے اور ہر ایک دانت میں ایک ایک ہیرا جڑا ہوا ہے۔ اور چونکہ وہ ہمیشہ نظر آتے رہتے ہیں یہاں تک کہ تبسم کے وقت بھی دیکھائی دیتے ہیں۔ اس لئے یہہ دیکھنے والوں کے لئے نہایت عجیب نظارہ ہوتا ہے۔ خصوصاً جب کہ اُنپر آفتاب کی شعاعیں پڑتی ہیں تو وہ آگ کی طرح چمکتے ہیں۔

ملک برہما میں طلاق کا یہہ دستور ہے کہ جب خاوند اور بیوی اپنی متحدہ زندگی سے بیزار ہو جاتے ہیں تو وہ بازار سے دو بتیاں برابر برابر لمبائی کی لے آتی ہے جو اسی مقصد کے لئے بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ یہہ دونوں بتیاں ایک ہی وقت برابر جلائی جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک مرد کی ہوتی ہے اور دوسری عورت کی۔ دونوں اپنی اپنی بتیوں کے پاس

علیحدہ علیحدہ بیٹھے دیکھتے رہتے ہیں۔ جبکی بتی پہلے بجھ جاتی ہے وہ فوراً گھر چھوڑ کر چلا جاتا ہے؛

مُراسلات

متقدمین اہل ہنود کا دین۔ یعنی یافت کا دین

طوفان کے بعد اکثر لوگ بت پرستی کی طرف بہت جلد مائل ہوئے۔ اور انہوں نے اجرام فلکی اور عناصر یعنے نور آتش ہوا وغیرہ کی بندگی کرنی شروع کی۔ اہل ہند جو یافت سے پیدا ہوئے قدیم زمانے سے بت پرست تھے۔ میں اسجگہ پر یافت کی اولاد کا جو ہندوستان میں آباد تھی کچھ بیان کرتا ہوں۔ اول خدا کا خاص نام جو ہند اور یورپ کی قوموں میں مروج تھا وہ یہہ ہے۔

سنسکرت زبان میں دیوس یا دیو اور یونانی میں تھیاس θεος اور رومی میں دیواوس کے نام سے مشہور ہے جس کا لفظ پرکاش یعنے روشنی بخشتا ہے۔ اور وید میں بھی اُس کے یہی معنی پائے جاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل ہند اور اہل یورپ نے خدا کا خیال پرکاش یا تیج کے دوارا سے حاصل کیا۔ اور اس تیج کو یہہ لوگ پرمیشور کر کے مانتے تھے اور یہہ تیج سورج کے دسیلہ پرکاشت ہے؛

ماسوائے اس کے اُنکا یہہ بھی خیال تھا کہ پرمیشور بجلی میں ظاہر ہوتا ہے کیونکہ یہہ بھیانک اور ناش کرنیوالی شے ہے۔ لہذا اس سے بہت خوف ہے۔ کیونکہ وہ پانی برساتی ہے جس سے نباتات اور پھل پیدا ہوتے ہیں۔ بجلی کی وہ چمک جو بادلوں کو پھاڑ ڈالتی ہے۔ اس کو لوگ یہہ سمجھتے تھے کہ نہ صرف وہ دیوتاؤں کے کام ہیں بلکہ وہ آپ ہی شکتیمان وبھیانک اور دیالو دیوتے ہیں۔ بریں خیال انہوں نے دیوتاؤں کو ہوا اور سورگ کہا۔ اور لوگوں نے زمین پر تیج کے بدلے اگن اور اس کے شعلوں کو دیوتا کر کے مان لیا۔ اور انہیں پرمیشور کی سی شکتی منسوب کی۔ یہہ درشتمان بتین وید کے بڑے قدیمی دیوتاؤں میں معروف ہیں۔ اُن میں سب سے بڑا اندر ہے جو جوت مان سورگ اور نیلے اکاس اور دایو کا مالک ہے۔ اندر کے معنے نیلہ کنول ہے یعنے اندر آوزا یا اندیورا کے معنے نیلا کنول ہے اور اندرنیل یعنے بہت ہی نیلا اندر کے سامان۔ وہ سب دیوتاؤں سے جنہیں اُس نے شکتی دی ہے پہلے پیدا ہوا تھا۔ اس نے جھومتی ہوئی بھوم کو استھر کیا اور چنچل پہاڑوں کو درڑہ۔ اور ہوا کی حد بندی کی۔ اور سورگ کو استھاپت کیا۔ اس لئے وہ شکرہ یعنے بلی اور خستکیوت یعنے شکت سے بھرپور۔ اُس کی جورو کا نام شکی یا شکت ہے اسی واسطے وہ شکی پتی کا سوامی کہلاتا ہے۔ وہ دجر کو جسے لوشتری نے اُس کے لئے تیار کیا اپنے ہمراہ لئے پھرتا ہے۔ اور اسی سے اُن دشنوں کو نشٹ کرتا ہے جو سورگ کے جل کو روکتے ہیں ان میں سے ایک کا نام ورتیر یعنے ڈھانپنے والا کالا بادل ہے جو سورگ کو چھائے رہتا ہے۔ اور آہی یا سرپ کہلاتا ہے۔ ان میں سے دو اور بھی ہیں جن کے نام یہہ ہیں۔ بلا اور پنی۔ پنی بلا کا نوکر ہے۔ یہہ دیوتاؤں کی گائیں سورگ چرالے گئے تھے اور پہاڑ کی غار میں جا چھپا دیا تھا چنانچہ اندر نے بجلی کے زور سے اُس غار کو دو ٹکڑے کر کے گایوں کو واپس کیا۔ پھر یہہ بھی کہا ہے کہ پنی انہیں انگریوں سے لوٹ کے لے گیا۔ لیکن اندر نے انہیں واپس لیا۔ یہہ وہ بادل ہیں جو پہاڑوں کے پیچھے چھپ جاتے ہیں۔ اور لوگ یہہ سمجھتے ہیں کہ یہہ اپنی کندلا میں بند رہتے ہیں کہ جنکو اندر حکم دیتا ہے کہ وہ اپنا پانی زمین پر برسائیں اسوقت مروت یعنے ہوائی دیو نے اُن کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔ بموجب اس بیان کے اندر لڑائی کا دیوتا کہلاتا ہے جو کالے بادلوں کی بری آتماؤں کا نشٹ کرتا ہے۔ اور زمین پر آدمیوں اور حیوانات کے لئے پھل و ایک جل برساتا ہے۔ یہہ سب سے بلی دیوتا ہے جس کے پاس سب کچھ موجود ہے۔ جبکہ وہ سوم رس سے متوالا ہوتا ہے تو اپنے رتھ پر جس میں نیلے گھوڑے جتے ہوئے ہیں سوار ہو کر لڑائی کرتا ہے۔ اس لئے وہ جنگ کا دیوتا مشہور ہے۔ مذکورہ بالا بیان سے ظاہر ہے کہ اندر نے پرتھوی کو پیدا کیا اور ہر ایک چیز کا مالک آپ ہے۔ مگر اس میں نجات کا نام و نشان مطلقاً سوائے جنگ وجدل کے نہیں پایا جاتا بلکہ سراسر لغو و باطل قصہ ہے؛

اسجگہ پر ایک اور دیوتا کا مختصر بیان ہے جس کا نام ورن جو کہ آجکل سمندر اور جل کا دیوتا کہلاتا ہے۔ یہہ اندر سے درجہ دویم کا دیوتا کہلاتا ہے۔ یہہ سورگ کے ہوائی چندر کا دیوتا ہے۔ اِس سبب سے اس کا نام ورن یعنے لپیٹنے والا ہے۔ اُس کا بیان یہہ ہے کہ ورن نے سوریہ کے لئے مارگ سیدھا کیا اور سمندر کو دھاروں کی بار کیطرح بہایا۔ رات و دن اور ستارے اُسی نے بنائے اور اُس نے زمین اور تاروں کو دوگنہ پھیلایا اور گرتیکا کو سورگ میں رکھا ہے۔ چاند بھی اُس کے حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ وہ ہوا کی چڑیوں اور سمندر کے جہازوں کا ٹھکانا جانتا ہے۔ وہ اپنی پرتگیا میں نہیں بدلتا۔ مہینوں اور وقتوں سے واقف ہے۔ وہ بلی اور ناسک ہوا کی راہ پہچانتا ہے۔ سورگ کے لوگوں کو بھی جانتا ہے وہ لاتعداد چیزوں کا بھی دیتا ہے۔ چنانچہ اس کے پوجاری اسکے کاموں اور نام سے واقف ہیں کہ یہہ کیسا زبردست ہے۔ متر اجو کہ دوپہر کا دیوتا ہے اِن دونوں کی ایک ہی ساتھ پرستش ہوتی ہے اور یہہ دونوں ست جنت کے سوامی کہلاتے ہیں۔ ورن ایک سنہلا تاج بھی پہنے

ہوئے ہے۔ چنانچہ اس تاج سے نتیج کا بھی کچھ مطلب نکلتا ہے۔ چونکہ یہہ دن اور رات پر حکومت کرتا ہے اور کل چیزیں اُس کے تابع ہیں پھر یہہ لامحدودیت کا دیوتا ہے اور انسان کی چال وچلن اور ہر ایک روش سے بھی واقف ہے وہ اپنی پرتگیا سے ست منش میں باس کرتا ہے تاکہ سکل جگت پر حکومت کرے اور ہر ایک کے ساتھ نیک برتاؤ رکھے۔ لیکن لوگ اس سے اس واسطے بنتی کرتے ہیں کہ وہ مخلوقات سے خفا نہ ہووے۔ اس واسطے لوگ اُس کے عتاب کو دعا اور قربانی سے روکتے ہیں۔ کیونکہ جو کچھ بھلا اور بُرا انسان پر گذرتا ہے وہ اُس سے باخبر ہے۔

راقم

جے۔ اے فلپ

متقدمین اہل ہنود کا دین۔ یعنی بافت کا دین

گذشتہ اشاعت سے آگے

چونکہ ہم ہندوؤں کے دو دیوتاؤں کا ذکر ناظرین کے آگے پیش کر چکے ہیں۔ اب تیسرے دیوتا کا بیان کیا جاتا ہے۔ تاکہ ظاہر ہو کہ اس سے بھی نجات کا وسیلہ ملسکتا ہے یا نہیں کیونکہ اگلے دو دیوتا تو بالکل نجات کے بیان میں نالایق ثابت ہوئے ماسوائے دنیا کی ہواہوس کے وید میں تیسرے دیوتا کا یوں بیان ہے جسکو اگنی دیوتا کہتے ہیں اور یہہ اول رشی بھی کہلاتا ہے۔ کیونکہ اس نے جگ کرنیکے لئے دیوتاؤں سے امداد مانگی۔ اس لئے وہ پروہتیا اور جگ کے چڑھانے والا رتوجہ بھی کہلاتا ہے۔ اور اس طرح سے وہ دیوتاؤں کو جگاتا ہے اور جب وہ اُن کو جگ میں لے جاتا ہے تو آپ اُن کے ہمراہ لال گھوڑوں کے رتھ پر سوار ہوکر کشکے آسن پر اترتا ہے اسی باعث یہہ دوت بھی کہلاتا ہے۔ اور دیوتاؤں کے ہوم کے واسطے گھی بھی لاکر دیتا ہے اس لئے یہہ بنی آدم کا درمیانی بھی ہے اُسکی ایک صفت اور بھی ہے کہ یہہ ہمیشہ جوان رہتا ہے۔ وہ ہر وقت آپ پیدا ہوتا اور سب آدمیوں کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے پس اس کا دوسرا نام دیشپان اور گرہپتی یعنے گھر کا سوامی۔ اور وشواپتی یعنی جگت کا مالک اور یہہ دیوتاؤں کے پاس سے لاکر بھنڈار یعنے سبھوجن مخلوقات کو دیتا ہے اس سبب سے اس کا نام گھشاویدس یعنے دھنادیتہ بھی ہے اسمیں ایک صفت اور یہہ بھی ہے کہ یہہ مخلوقات کو راکششوں سے جو انہیں کھا لیتے ہیں بچاتا ہے۔ اور دنیا کے لوگوں کو روشنی بخشتا ہے کہ وہ پاک ہوں اسواسطے یہہ پاوک یعنے پاک کرنے والا ہے۔

ان تین پرسدھ دیوتاؤں کی جوروؤں کا نام ویدوں میں یہہ ہے۔ اندرانی۔ بروانی۔ اور اگنانی کائنات کے خاص دیوتا جو کہ مشہور و معروف ہیں وہ یہہ ہیں۔ سورج۔ جس کے آگے سے اندھیرا اور تارے چور کی مانند بھاگ جاتے ہیں اور دیوتاؤں اور آدمیوں کو پوزکرنے کا تیج بخشتا ہے اور ساری دنیا کو اپنی روشنی سے معمور کرتا ہے۔ اسکی کرنیں لال گھوڑے ہیں جن کے وسیلے سے وہ سیر و سیاحت کرتا ہے اور اوپر چڑھ جاتا ہے۔ پس وہ سکتا جو سب سے پاک ہے اُسے گایتری کہتے ہیں یہہ صرف سورج کی تعریف میں لکھی گئی ہے۔ اُس کے بہت سے نام ہے قدیم زمانہ کے ہندو سمجھتے تھے کہ اُسکی ایک ہی صورت ہے۔ وہ ہمہ دان بھی ہے اور الگ الگ بھی ہے۔

سورج کے دیوتا اور بھی ہیں جو کہ اُس کے ساتھ آسمان میں رہتے ہیں یعنے سورج۔ اور ساوتری یعنے پیدا کرنے والا۔ مترھ اور پوشن یعنے پالنے والا بھاگ یعنے بھگوان۔ اور جمن یعنے پراتششٹت یہہ دیوتے ہیں جو اُس کے ساتھ رہتے ہیں۔ سورج کی پوجا اور دیوتاؤں کی مانند ہوتی ہے۔ ارجمن مترہ ورن کی پوجا ایک ساتھ ہوتی ہے۔

پس قدیم ہندوؤں کے درمیان جو کہ پاک دیوتا تھے ان میں سے زیادہ مانتا بموجب وید کے اوشش کی تھی۔ وہ سورگ کی پتری ہے جو سورگ کے دروازوں کو کھولتی ہے۔ وہ سورج کی بھی پتری ہے جو راتری سے پیدا ہوئی ہے۔ وہ جوان ہے اور یہہ بار بار پیدا ہوتی ہے اور گزری ہوئی پوہ کے رستے پر دوڑتی ہے وہ آنیوالی پوہ میں سب سے پہلی ہے جو ابدالآباد ایک دوسرے کا تعاقب کرتے رہینگے۔ اسکی جوت پراتم جوت ہے۔ وہ رات اور اندھکار کو ہٹا دیتی ہے۔ اسکی آمد پر جانور اور انسان اور پرندے ظاہر ہوتے ہیں۔ اُسکی جوت سے سب چیزوں میں جان پڑتی ہے۔ وہ سچائی کو سکھلاتی ہے۔ وہ لال گھوڑوں اور گائیوں کی رتھ پر چلتی ہے۔ اور سب دیوتاؤں کو سوم رس کے نزدیک لے آتی ہے۔

جوت کے دیوتاؤں میں دونوں اشنون بھی ہیں جو سورج کی کرنوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اور اوشن کے ساتھ اُن کی پرارتھنا ہوتی ہے یہہ وہ جوت کی کرنیں ہیں جو اوشن سے پہلے نکلتی ہیں۔ یہہ صبح کے جگانے والے ہیں اور تین پہیوں کی رتھ پر سوار ہوتے ہیں جن کے پیچھے سورج کی پتری رہتی ہے اور یہہ تین بار جگ میں آتی ہے یعنی صبح۔ دوپہر اور شام ان کے لئے تین کھنب بنے ہیں۔ سو جگ اندر کی مانند۔ تیل اگنی کی مانند۔ اُن ہی کو چڑھائے جاتے ہیں۔ اُن کی تعریف اس لئے ہوتی ہے کیونکہ اُن کے وسیلے سے بہت سے آدمی سنکمٹ سے چھڑائے گئے اور تندرست کئے گئے ہیں۔

اور وہ خاصکر ان کی مدد کو آتے ہیں جو سمندر کے طوفان میں سفر کرتے ہیں اُن کو وہ اپنے رتھوں اور گھوڑوں پر سوار کرکے کنارے پر پہنچا دیتے ہیں۔

اس کے علاوہ وہ زندگی دولت اور دوا بھی مخلوقات کے واسطے مہیا کرتے ہیں ؛

واضح ہو کہ اندر کے بیان میں دایو کا کچھ بیان کیا گیا تھا۔ لیکن مفصل طور سے اس جگہ پر اور پون کا بیان کرتے ہیں۔ یہہ اندر کا خاص دیوتا کہلاتا ہے اور بھی چھوٹے موٹے ہیں جنہیں مروتا کہتے ہیں۔ یہہ خاص کر اندر کے مددگار ہیں۔ اس لئے والیوں کی پوجا اکثر اندر مہاراج کے ساتھ ہوتی ہے۔ سوم رگ انہی کو ارپن کیا گیا تھا۔ مروت رودرہ کے پتر کہلاتے ہیں اس واسطے ان کا نام بھی رودرہ ہے۔ اس کے لئے ایک بات مشہور ہے کہ رودرہ ایک خاص دیوتا ہے۔ یہہ طوفان کی دیوتا ہواؤں کا پتا سورگ کا تیج میں بارہ۔ ناشک جو کیفیت ابرا یعنے آدمیوں کا سنگار کرنے والا۔ جس سے یہہ عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنے بان کو جو گائے اور آدمی کو ناش کردیتی ہے دور کرے۔ اور نہ وہ جوانوں اور بوڑھوں اور ماتا اور پتا کو اور بیٹا بیٹیوں کو نہ مارے۔ اس کا گن کپردن ہے یعنے گھنگرو دار بال والا یہہ وہ کالا بادل ہے جو گوٹے میں رہتا ہے۔ اسکی پوجا اسواسطے بھی ہوتی ہے کہ وہ منشوں اور شیوؤں کو بھاگ پہنچائے۔ وہ انسان کو اس کی لیاقت کے موافق خوراک دیتا ہے۔ وہ اپنے ہاتھ میں عمدہ سے عمدہ اوکھد رکھتا ہے۔ سکھتوں اور جگوں کا نگہبان کہلاتا ہے شو کو بھی رودر سمجھتے ہیں وید میں اندر کے بعد اسکی بڑائی ہے۔ وشنو کا بھی یہی حال ہے۔ اس کا یہہ نام وشنو اس کے اور ناموں میں اتی اوتم ہے۔ اس سبب سے اس کے پجاری مشہور ہیں۔ وشنو کے معنے پھیلنے والا ہے یہہ اندر کا دوست اور بڑے ڈگ دھرنے والا کہلاتا ہے۔ یہہ گگن اس کے تین پاؤں سے علاقہ رکھتا ہے جسکی بابت یہہ کہا جاتا ہے۔ کہ مرنگ اس کے دو پاؤں دیکھنے کو جلد آتے ہیں۔ بہتیرے پاؤں کا نہ کوئی پتا لگا سکتا اور نہ وہاں جا سکتا ہے۔ جہاں پرندے بھی پر نہیں مار سکتے۔ دوسری جگہ میں اسکی بابت یوں لکھا ہے کہ ہم تیسرے استھان پر آنے کی خواہش رکھتے ہیں جہاں بہت سی بھٹکی ہوئی گائے ہیں۔ پھر اسی جگہ کی بابت دوسری سکتھا میں یوں لکھا ہے کہ کاشکہ دیوتے ہمیں بچانے کو آنندت ہوتے جہاں سے وشنو چڑھ گیا ؛

اور بدھمان لوگ ہمیشہ اس کا سب سے اونچا استھان دیکھتے ہیں۔ اس نیتر کے سامان جو آکاش پر پھیلی ہوئی ہے۔ دیوتاؤں کی سب سے اونچی بیٹھک وہ ہے جسے وشنو نے بنایا ہے ؛

ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وشنو چمکدار آکاش ہے۔ اور اس کا سب سے اونچا استھان گویا اونچا آکاش ہے۔ یعنے یہہ وہ جگہ ہے جہاں اس کے اودے اور استھت ہوتا ہے۔ قدیم زمانہ کے مفسرین اس پچھلی بات کا ایسا ہی بیان کرتے ہیں ؛

راقم جے۔ اے۔ قلپ۔ از نشادیوال سلف سپورٹ پریچر سابق ہیڈ کیٹی کسٹ ڈیوینٹی پاس شدہ نمبر اول

تذکرۃ المسیح موعود اور قومی اختلاف

امت اسرائیل میں شروع سے ایک نجات دہندہ کا تذکرہ تھا۔ جو شخص موعود کے نام سے پکارا جاتا تھا جو ابراہیم کی نسل یہوداہ کے فرقہ اور داؤد کی اولاد سے آنیوالا تھا اور کہ وہ کنواری سے پیدا ہوگا اور اس کی جائے تولد بیت لحم افراتہ ہوگا۔ یہودی قوم کا گمان تھا کہ وہ شخص دنیاوی طور پر اسرائیل کا سلطان ہوگا۔ اور داؤد کے تخت پر بیٹھ کے رومی قوم کے ہاتھ سے ان کو رہائی دیگا۔ کیونکہ وہ کتاب اللہ کی غایت کو نہ سمجھے کہ اس کی سلطنت روحانی ہوگی ان پیشگوئیوں کو جو اس کے حق میں تھیں ظاہری سمجھنے لگے سخت دھوکے میں پڑ گئے۔ یہاں تک کہ جب اس شخص کا ظہور دنیا میں ہوا تو وہ قوم سخت چکرا گئی اور اس کو مسیح نہ جان کر اس کے دشمن ہوگئے اور مسیح موعود کو کاٹھ پر لٹکا کر مار ڈالا اور آپ کسی اور دنیوی مسیح کے منتظر ہوگئے۔ لیکن خدا نے اس کو مردوں میں سے جلایا اور اپنے دہنے ہاتھ پر سربلند کیا اور جتنوں نے اسے قبول کیا۔ اس نے انہیں روحانی سلطنت کے کارکن قرار دے کے دنیا میں منادی کرنے کو بھیجا چھٹی صدی مسیحی تک اس روحانی سلطنت کا قبضہ بہت سی زورآور دنیاوی بادشاہتوں پر ہوگیا اور دنیا کی حدوں تک مسیحی واعظ اس ابدی بادشاہت کے سلطان السلاطین کا کلام پھیلانے کو نکلے کہ یکایک ملک عرب سے (جو قدیم اسماعیلیوں کی اولاد قوم قریش کے نام سے نامزد تھے) ایک نئی بات سننے میں آئی کہ مسیح موعود جس کے یہودی منتظر تھے وہ نہ مارا گیا اور نہ ہی کسی نے اس کو قتل کیا۔ بلکہ کوئی دوسرا شخص اس کا ہمشکل بن گیا اور مسیح بلاموت عروج فرما گئے اس پٹی کا پڑھانے والا محمد بن عبداللہ قریشی تھا۔ اس کو اس بات کی سوجھی کہ اسرائیل کو اپنی طرف کھینچے۔ اس غرض سے اس نے الہام کا دعوے کر کے ان میں منادی کرنی شروع کی کہ تمہارا آخرالزمان پیغمبر جو تمکو کفارہ پر فتح دلانے کو دنیا میں ظہور پانے والا ہے وہ میں ہی ہوں ؛

قرآن اور حدیث کے پڑھنے سے خوب معلوم ہوتا ہے کہ محمد صاحب نے مسیح کی مخالفت میں کوئی بات رکھ نہ چھوڑی بلکہ پورا زور لگایا اور تیرہ سو سال تک تمام محمدیوں نے اس مخالفت کی پوری پیروی کی اب چند سالوں سے ایک اور نئی بات سنتے ہیں۔ کہ ایک اور میاں جی محمد صاحب کی امت سے ظاہر ہوکر ایک نیا ڈھول بجانے لگے۔ کہ یہودی اور عیسائی اور محمدی سب گمراہ ہیں ان کا گمان ہے کہ مسیح مرگیا پر وہ صلیب پر سے زندہ اتر آیا اور حقیقی موت ملک کشمیر میں واقعہ

ہوئی اور مثل اور مردوں کے زمین میں مدفون ہے نہ وہ زندہ ہؤا اور نہ وہ آسمان پر چڑھگیا اور جو کوئی اس کے آسمان سے آنے کا قائل ہے۔ وہ بے ایمان اور حق سے گمراہ ہے اور کہ خدا نے مجھکو مثیل مسیح بنا کر دنیا میں بھیجا ہے کہ حق کی منادی کروں۔ (یہی پروانہ محمد صاحب والا عقیدہ ہے) عیسائیوں کو کہتا ہے کہ مجھ کو مسیح موعود جان لو اور محمدیوں کو فرماتا ہے کہ میں مہدی مسعود ہوں اور اسلام کی مرمت میری پیروی سے ہوگی۔ یہہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں جن کے نام سے بہت لوگ واقف ہیں۔ خدا جانے مزاجی کی اسمیں کیا حکمت ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ شخص کسی اور مطلب پر لگا ہوا ہے۔ شاید سلطنت مغلیہ کے زوال کا دل میں کانٹا چبھتا ہے اور ہر روز اخباروں میں تازہ الہام درج ہوتا رہتا ہے ؛

اب ایک بات قابل توجہ اور لائق سماعت ہے کہ یوں مسیح موعود کی بابت قومی اختلاف ہے۔ سو واضح رہے کہ اس شخص کے پاس کچھہ ہے جو بیش قیمت شئے ہے جس کو لوگ لینا چاہتے ہیں اس لئے اس کا ذکر کثرت کے ساتھہ پایا جاتا ہے جب لوگوں نے اس کا نام جبرائیل سے سنا کہ اس کا ایک نام فرشتہ یہووا ہے یعنی خدا کی بھیجی ہوئی نجات تب اس کا شہرہ دنیا میں ضرب المثل ہوا۔ اور لوگوں کے دلوں میں نجات کا ذکر ہوا کہ کسی طرح ہم اپنے گناہ سے رہائی پائیں ؛

لیکن نجات صرف انہی کو نصیب ہوگی جو راست طور سے اس کو ڈھونڈتا ہے اب الہی بات قومی اختلاف کی سو اختلاف کے دو سبب معلوم ہوتے ہیں۔ اول مخالفوں کو اس کی صفات اور بزرگی کی بابت بہت رشک آیا جب حقیقی پرستاروں نے اس کو حق مولود اور مسجود المومنین جان کر اس کی عبادت اور بندگی کی توان کی سمجھ میں یہہ انہوت بات معلوم ہوئی پس انہوں نے اس کی بزرگی کے الٹے معنے بیان کرکے حق سے منہہ موڑا اور جس بات کو ماننا نہ چاہا خلاف عقل تصور کیا دوئم ان کے دل میں خیال آیا کہ شاید ہم اس بزرگی کو اپنے لئے بیان کرکے جاہلوں اور بے وقوفوں کو دھوکا دیکر اپنے جال میں پھنسالیں تب ہمارا نام دنیا میں مشہور ہوگا اور ہم دنیا کی تواریخ میں یادگاری کے لئے زبان زد عام وخاص ہوں گے پر آخر کار دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہی رہ جاتا ہے فقط

الراقم

بوٹا مل واعظ ماما نوالہ

مسلمانوں کی قرآنی اور غیر قرآنی حالت

اب ہم حقیقت مسلمانان غیر از قرآن یعنے رسمی محمدیوں کی رقم کرتے ہیں ؛

مینے ۹ جون ۱۹۰۱ء کو اخبار نور افشان میں ایک قرآنی مسلمان مولوی صاحب کی طاقت کے سلسلے میں بحوالہ سورہ مائدہ بتلایا کہ عیسائی مسلمانوں کے مذہبی دوست ہیں اور اسی آیتہ میں عیسائیونکی اوصاف پسندیدہ عالم اور درویش اور نافراز تکبر ہونے کا بیان عیان ہے اب سورہ حدید میں بھی برگزیدگان کا ذکر اس طرح ہے وجعلنا فی قلوب الذین اتبعوہ رافتہ ورحمتہ یعنے اور جو لوگ عیسے کے تابع ہوئے ہمنے اُن کے دلوں میں شفقت اور رحمت ڈالی۔ سچ ہے۔ نہد شاخ پر میوہ سر بزر میں۔ بارہا میرے عزیز ملاقاتی رسمی محمدی میرے گھر پر آئے خورد ونوش کے موقعہ پر میرے برتنوں میں کھانا نامنظور کیا اور نان بائی کی مستعمل رکیبی اور ہندو کی چپاتی دور سے پھینکی ہوئی ہاتھہ پر کھائی ترکاری کی روانگی جب کہنیوں تک آئی سب کی سب زبان سے چاٹی عیسائی حقہ نوشوں کے حقہ چھوڑ کر دائرے اور کچھ دور کے حقے بڑکا کے ذرا غور فرمایئے رسمی محمدی کیسے زہد دست اور اپنی ضد کے پکے ہیں۔ طبیعت کی نامنظوری گوارہ کرتے مگر بے غرضی کی پرواہ نہیں قرآن کی ایک نہیں سنتے انہیں سمجھائے تو کون سمجھائے ؛ قرآنی مسلمان صاحب عالم مولوی حافظ حکیم قاضی قرآن کے حامی سمجھائیں اور کون سمجھائیں۔ عیسائی نہیں صاحب سے ہر کہ خود گم ست کرا رہبری کند۔ مولوی عالم تو مہدی زمان۔ امام عیسے۔ کرشن بنتے ہیں سرگردان حافظ قاضی انجیل کی تردید میں غرق ہیں حکیم عود صلیب تک اپنے نسخوں سے ترک کر بیٹھے ہیں کہ عیسے ابن مریم کی شان نہ بڑھے پر چراغے را کہ ایزد برفروزد۔ کسے کس تف زند ریشش بسوزد میں سنے راولپنڈی میں میاں قطب الدین کی مسجد کے ایک مولوی کو یہہ کہتا سنا "اے مسلمانوں مردود! عیسائی بازاروں میں واعظ کرتے لوگوں کو عیسائی کرتے تم سے کچھہ بھی نہیں ہوسکتا او کنجنتو اور کچھہ نہیں کرسکتے تو پادریوں کو گالی ہی دیا کرو وہ قرآن کہے ولا تسبوا الذین یعنے اور تم مسلمان گالی انکو نہ دو"۔ اور مولوی کی تعلیم یہہ گر ہمیں ملاہ ہمیں مکتب کار طفلان تمام خواہد شد۔ غیرت مند رسمی محمدیوں کا حال یہہ عرض کرونگا انجیل جلیل میں لکھا ہے ؛

اے میرے بھائیو اگر دنیا تمسے دشمنی کرے تو تعجب نکرو ہم تو جانتے ہیں کہ ہم موت سے گذر کے زندگی میں آئے کیونکہ ہم بھائیوں سے محبت رکھتے ہیں جو اپنے بھائی سے محبت نہیں رکھتا سو موت میں رہتا ہے۔ یوحنا ۳/۱۳ و ۱۴ ؛

راقم جمیل الدین مسیحی از شکر گڈھ ضلع گورداسپور

پاسنجر ٹرین کا سرسری وزن ۲۰۰ دو سو ٹن بھر ہوتا ہے

ریس (گھڑ دوڑ) کا گھوڑا ایک جست میں ۲۵ فٹ جگہہ پھاند جاتا ہے ؛

انسان کے ہاتھہ کے ناخن ایک سال میں ڈیڑھ حصہ ۱/۲ ۱ سے دو انچ بڑھتے ہیں ؛

روس میں اندھے آدمی بہت ہیں فی ہزار دو اندھے ایسا

آریہ صاحب کی چیدہ بُرائی یا الزام

پہاڑ تو جاتے رہیں اور کوہ ہل جائیں پر میری مہربانی جو تجھ پر ہے کبھی غایب نہ ہوگی اور میری صلح کا عہد جنبش نہ کریگا خداوند جو تیرا رحم کرنے والا ہے یوں فرماتا ہے یسعیاہ ۵۴:۱۰۔ آیت سو وہ جنہیں خداوند نے خریدا ہے پھر پھرینگے اور گاتے ہوئے صیہون میں آوینگے اور ابدی خوشی اُن کے سر پر ہوگی وہ خوشی اور خورمی حاصل کرینگے اور غم والم بھاگ جائینگے یسعیاہ ۵۱:۱۱ ؛

یہ خدا کے وعدے جو رحمتوں سے بھرے ہیں بنی اسرائیل کے ساتھ کئے گئے پورے ہوئے اور ہونے والے ہیں۔ خدا نے اپنی اُس قوم کو جسے اُس نے پہلے سے جانا خارج نہیں کیا رومیوں ۱۱-۲ ؛

ناظرین کو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ ابراہام کی نسل خدا کی قوم ہے اور خدا کے وعدے اُس قوم کے ساتھ ابدی تھے۔ پس نہ وہ قوم خدا کی رحمتوں اور برکتوں سے خارج ہوگئی۔ اور نہ وہ نسل نیست ونابود کی گئی۔ جیسا کہ ہمنے مذکورہ بالا مقامات میں کئی جگہ پر ثبوت دیدیا۔ البتہ زمانہ درزمانہ وہ لوگ تنبیہ پاتے رہے ہیں تو اپنے دل میں سوچ کہ جس طرح آدمی اپنے بیٹے کو تنبیہ کرتا ہے۔ خداوند تیرا خدا تجھ کو تنبیہ کرتا ہے استثنا ۸:۵۔ اور خدا کی رحمتوں سے خارج وہی ہوویگا جس نے خداوند مسیح کو رد کردیا۔ یسوع نے اس سے کہا راہ حق اور زندگی میں ہی ہوں۔ کوئی بغیر میرے وسیلے باپ کے پاس آ نہیں سکتا ہے ؛

جو کہ بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہے اور جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا۔ حیات کو نہ دیکھیگا بلکہ خدا کا قہر اُس پر رہتا ہے۔ یوحنا ۱۴:۶ و یوحنا ۳:۳۶ ؛

اب ہم اس بات کیطرف خیال کرنا چاہتے ہیں کہ ابراہام کی نسل خدا کی قوم وعدہ کی زمین میں داخل ہوگئی یا نہیں۔ خدا اضحاق سے جیسا کہ ہم پیشتر ذکر کر چکے۔ کہتا ہے۔ یہہ سب ملک تیری نسل کو دونگا اور میں اُس قسم کو جو میں نے تیرے باپ ابراہام سے کی ہے وفا کرونگا ؛

جناب معترض صاحب۔ خدا نے اس وعدہ کو پورا کیا ہے یا نہیں۔ اگر یہہ قوم یا ابراہیم کی نسل وعدہ کی زمین میں داخل ہوکر وارث ہوگئی تو سارے وعدہ اور عہد وپیمان قول اقرار جو اس کے متعلق تھے وفا ہوچکے پر شاید آپ یہہ کہیں۔ کہ کئی لاکھ جنگی بہادر مردوں کی لاشیں بیابان میں تباہ وہلاک ہوگئی۔ اور کنعان میں نہیں پہنچی ؛

باقی آیندہ

راقم صابر مسیح از کرنال۔

واقعات اور رائیں

کلکتہ میں گرمی۔ کلکتہ کی خبر کہ ان دنوں ایسی سخت گرمی پڑتی ہے کہ لوگ چیخ اُٹھے۔ کئی ہفتوں سے اس کا سلسلہ چلا آتا ہے۔ روزانہ مقدار گرمی کی ۱۰۴ درجہ ہے سیکڑوں گھوڑے اور بیل مارے گرمی کے ہانپ کر مرگئے ایک ہی اصطبل کے چالیس گھوڑے ہلاک ہوگئے۔ کرایہ کی گاڑیوں کا کال پڑگیا۔ مسافران ریلوے سخت تکلیف اٹھاتے ہیں۔ مال لادنے کے وسایل نایاب ہیں کئی ایک ڈنگی مارے گرمی کی چوٹ کے عدم آباد کو سدھارگئے۔ خضر پور کے گھاٹ پر تین انجنیر کام کرتے تھے تینوں گرمی سے پچھاڑ کھاکر گرے ؛ تمام شہر میں مارے گرمی کے اودھم مچ گیا ہے۔ یہہ اور قسم کا قہر الہد ہے۔ شہر میں ہر روز دو سو ٹن برف کھپت ہوتی ہے تسپر بھی مارے گرمی کے اس کی مانگ اتنی زیادہ ہے کہ چار آنے میں پونڈ بھر بافقہ نہیں آتی۔ دُھ پیسے کی دو سیر برف بھی ہاتھوں ہاتھ بک جاتی تھی۔ اخبار پاپونیر نے لکھا ہے کہ آٹھ آنہ نہیں بلکہ ایک ایک روپیہ سیر بھر برف کے واسطے دینا پڑا ہے۔ جائے غور ہے کہ برف والوں نے اس حالت سے کتنا فائدہ اٹھایا ہے۔ آسمان پر بادل نظر آنے لگے سب لوگ دست بدعا ہیں کہ الٰہی بارش ہو؛ موسم کی شدت کے کارن ہائی کورٹ میں ممبران بار کی طرف سے عرضی دی گئی کہ بباعث شدید گرمی کے عدالت العالیہ ہفتہ عشرہ تک بند کیجیے ان ایام میں متخاصمین کو جان کا خطرہ ہے۔ ایسی گرمی کلکتہ والوں نے کبھی نہیں بھگتی تھی۔ اُس پروردگار کے راہ نیارے!! بے انت بے پرواہ ! ؛ (اخبار عام)

ایک لیڈی بارہ مولا (کشمیر) سے رنگون کو لکھتی ہے کہ میں مری سے بارہ مولا کو مع اپنی چار لڑکیوں کے روانہ ہوئی۔ راستہ ایک پہاڑی پر ہوکر تھا۔ راستہ میں زلزلہ کی وجہ سے سڑک ایسی خراب ہوگئی تھی کہ ہمیں کچھ دور پیادہ پا چلنا پڑا۔ منجھلی اور سنجھلی لڑکی کے سامنے فٹ بھر کے فاصلہ پر ایک ٹن کی چٹان گری تانگہ میں بیٹھکر ہم پاؤ میل ہی گئے ہونگے کہ پہاڑی کا بہت بڑا حصہ کڑکڑاکر زمین پر آرہا۔ جس پر ہم صرف ۵ منٹ پیشتر چل رہی تھیں ؛

لندن میں دندان سازی کے فن میں نئی اختراع یہہ ہوئی کہ اصلی دانت کو دوبارہ اُسی جگہہ مضبوطی سے لگا دیا جاتا ہے۔ مسوڑوں میں سوراخ کرتے ہیں۔ اور اصلی دانت اس جگہ لگا دیتے ہیں اور اس کو وہیں جمار کھتے ہیں جب تک مسوڑہ سخت ہوکر اس کی مضبوط گرفت نہ کرلے۔ پھر ایک قسم کا مصالح لگا دیتے ہیں جو مسوڑے کے باریک سوراخ میں جم جاتا ہے اور دانت بالکل نہیں ہلتا۔ ایک دوسرا کمال یہہ پیدا ہوا ہے کہ اگر کوئی دانت اپنی جگہ سے ہلکر ٹیڑھا ہوگیا ہو تو اُسپر دباؤ ڈال کر ٹھیک جگہ سرکا دیتے ہیں اور وہ جم جاتا ہے ؛

مجنون اور پاگل لوگوں سے ۱/۳ آدمی پھر ہوش میں آکر حالت اصلی سبھال لیتے ہیں ؛

اشتہارات

اشتہار

مین نے انجیل مقدس یعنے کلمات مسیح ایک کتاب تیار کی ہے۔ جو بحصول درخواستہائے ماہ جولائی ۱۹۰۵ء یا بعد میں چھپوا کر۔ برائے فروخت میرے پاس موجود ہوجاویگی جسکی قیمت برائے نام اعلیٰ اوٰنی اسے مبلغ دس روپیہ پیشگی یا وی۔ پی۔ چارج کیجاویگی ؛

مولف امام الدین عیسائی۔ ایم۔ چوہان شہر سیالکوٹ موری دروازہ

ضرورت

ایک ایسے سرگرم مسیحی کی ضرورت ہے جو مسیح کی خاطر اپنا انکار کرنا اور ایک چھوٹے سے کوڑھی خانے کا چارج لینا پسند کرے شروع میں تنخواہ عنہ ۲۰ روپیہ ماہوار دیجائیگی سائل اپنی درخواست میں عمر اور کہ آیا وہ شادی شدہ ہے یا نہیں اور شادی شدہ ہونے کی صورت اپنے خاندان کی تعداد بیان کرے اور معہ نقول اسناد مندرجہ ذیل پتے پر بھیجدے ؛ المشتہر پادری۔ ڈبلیو۔ جیالگرمسی ایم ایس میرٹھ

ضرورت

لنڈن مشن ہائی سکول بنارس کے لئے۔ (۱) ایک گریجویٹ کی ضرورت ہے جو انگریزی اور تواریخ میں خاص لیاقت رکھتا ہو تنخواہ للعہ ۶۰ روپیہ ماہوار۔ (۲) ایک ایف اے پاس شدہ استاد کی ضرورت ہے جو انگریزی و تواریخ میں خاصہ ملکہ رکھتا ہو تنخواہ ۳۰ روپیہ ماہوار۔

(۳) انٹرنس یا سکینڈ فائیل پاس شدہ استاد کی ضرورت ہے جو انگریزی اور ریاضی میں خاصی لیاقت رکھتا ہو تنخواہ ۲۵ روپیہ ماہوار۔ ڈرائینگ جاننے والے کو ترجیح دیجاویگی ؛ اگر ٹرینڈ ایسے استاد نمبر ۲ اور ۳ کی جگہ کے لئے درخواست کرینگے تو انکو مبلغ ۵ روپیہ ماہوار زیادہ دئے جاینگے۔ درخواستیں ہیڈ ماسٹر سکول مذکور کی خدمت میں بھیجنی چاہئیں ؛

نارتھ ویسٹرن ریلوے اشتہار

احاطہ جنرل سٹور لاہور میں جمعرات کو بتاریخ ۲۰ جولائی ۱۹۰۵ء اور ایام مابعد کو میسرز نسردانجی اینڈ کو از جانب نارتھ ویسٹرن ریلوے اسباب مفصلہ ذیل نیلام کرینگے نیلام ہر روز ساتت بجے صبح کو شروع ہوا کریگا

پرانے لوہے کے ڈھیرے سپات کی ریلیں۔ سپات کی کمانیاں۔ لوہے اور فولاد کے پرزے اور ٹکرے اور چادریں اور ایک مقدار پیتل کے ٹکروں کی اور پرانے لوہے کی سلیپریں نقرئی سکوں کے ٹکڑے وغیرہ کی بھی ایک بڑی مقدار فروخت ہوگی تمام اسباب خریدکردہ شدہ تاریخ فروخت سے ایک ماہ کے اندر اٹھائے جانے چاہئیں۔ ورنہ ہرجانہ بشرح ۳ پائی فی من فی یوم کے حساب سے وصول کیا جاویگا ؛

ان تمام اشیا کے لئے جو کسی غیر اسٹیشن پر بھیجی جاوینگی کرایہ اُن کا عام نرخ پر لیا جائیگا ؛

حسب الحکم جے۔ ڈبلیو۔ اے۔ مکنیر دفتر چیف سٹور کیپر لاہور
چیف سٹور کیپر ۲۳ جون ۱۹۰۵ء

ضرورت

امریکن پریسبٹیرین مشن انڈسٹریل سکول آرفینج سہارنپور کے واسطے یکم اگست سے ایک جوان اور نیک خصلت اور خاطر خواہ تعلیم یافتہ ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے تنخواہ ۴۰ سے ۵۰ روپیہ ماہواری دیجائیگی۔ دیگر امور کے بارے میں سپرنٹنڈنٹ صاحب سے درخواست کرو صرف تجربہ کار استادان ہی درخواست بھیجیں ؛

سی۔ یورپ۔ امریکن مشن احاطہ سہارنپور

وکیل اور زمیندار کا قصہ

کسی گاؤں میں ایک سادہ لوح دغریب زمیندار برنارڈ نامی رہا کرتا تھا۔ ایکدن اُسکو شہر جانے کا اتفاق ہوا وہاں وہ ایک مشہور وکیل سے ملا۔ اور پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ ہم زمیندار تو رات دن بیلونکی طرح محنت کرتے ہیں اور پھر بھی تنگ حال ہیں۔ آپ لوگ صرف چند گھنٹے کام کرتے ہیں۔ اور خوب عیش و عشرت سے گذران کرتے ہیں۔ وکیل نے اپنی فیس لیکر ایک بند لفافہ برنارڈ صاحب کے حوالہ کیا۔ گھر میں آن کر شام کے وقت زمیندار نے لفافہ کھولا تو لکھا تھا مسٹر برنارڈ جو کام آج کر سکتے ہو۔ اُسکو کل پر مت ڈالو ؛

زمیندار کا ہزاروں من چارہ باہر کھیت میں پڑا تھا فوراً اسکو گھر لا کر مکان کے اندر رکھوا دیا۔ رات کو طوفان آیا اور بارش موسلا دھار ہوئی۔ جن لوگوں کا چارہ باہر تھا سب بہ گیا۔ اگلے دن سارے گاؤں میں صرف برنارڈ ہی خوش تھا۔ طاعون کا طوفان بارش کے طوفان سے بھی بڑھکر خوفناک ہے۔ اور جو لوگ طاعون کی دوائی قبل از وقت گھر میں موجود رکھتے ہیں۔ وہی برنارڈ کی طرح خوش و خرم رہ سکتے ہیں ہمنے کبھی نہیں سنا۔ کہ کسی مریض نے ہماری دوا کا استعمال کیا ہو اور وہ راضی نہ ہوا ہو یا کسی تندرست آدمی نے اس کا تھوڑا تھوڑا استعمال کیا ہو اور وہ پلیگ کا شکار ہوا ہو۔ ا۔ دوائی طاعون ہزاروں جانیں بچا چکی ہے قیمت دو روپیہ فی شیشی ۲ خضاب مثل تیل پھولیل کے لگایا جاتا ہے ؛ بالوں کو ریشم جیسے نرم رکھتا ہے۔ سفید بالوں کو سیاہ بھنور کے اصلی رنگت دیتا ہے قیمت دو روپے ۳۔ رنگ دگولیاں۔ ان کے استعمال سے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں اگر سفید ہوگئے ہوں۔ تو بھی آہستہ آہستہ سیاہ ہوجاتے ہیں قیمت دو روپے۔ ۴۔ گلگونہ چہرہ سے جھریاں چھائیاں سیاہ داغ وکیل دور کرتا ہے۔ اور چہرہ کو خوب صورت و بارونق رکھتا ہے قیمت عہ محصول ڈاک بذمہ خریدار

خط وکتابت کا پتہ

ڈاکٹر کیسر سنگھ ایم۔ اے بکرم ہسپتال فیروزپور پنجاب

نوٹس

غذائے روح مصنفہ منشی صفدر علی صاحب مرحوم جو اول غزلوں۔ گیتوں۔ بھجنوں اور اشعار کا مجموعہ ہے جو ہندوستانی گرجوں اور کلیسیاؤں میں عبادت کے ساتھ گائے جاتے ہیں اب تیسری بار شائع ہونیوالی ہے اس لئے مطلع کیا جاتا ہے کہ مسیحی سخنوروں اور شاعروں میں سے جو صاحب اپنا کلام (گیت۔ بھجن۔ غزل وغیرہ) اس میں درج کرانا چاہیں وہ ۱۵ اگست ۱۹۱۰ء تک ذیل کے پتہ میں بھیجدیں۔ ساتھ ہی چند سطریں اپنے حالات کی بھی تحریر فرمائیں۔ جن اصحاب کا کلام روحانی اور نقائص شاعری سے مبرا ہو گا شکر کے ساتھ درج کیا جائے گا ؛

المشتہر اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلجس بکسو سائٹی۔ انارکلی۔ لاہور

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ پنجاب ریلجس بکسو سائٹی لاہور

رومتہ الکبریٰ کی آتشزدگی قیصر نیرو کے زمانے کا ایک تاریخی ناول ۶/- **ورجل کی** نظم اینیڈ کا قصہ جنگ ٹرائے اور پولیس کے سفر و مصایب کے حالات معہ سوانح عمری ہومر اور یونانیوں کا علم الاصنام قیمت ۸/- **تاریخ بائبل** مصنفہ ڈاکٹر بلیکی صاحب ۔/- اور جن قوموں کا اسمیں ذکر آیا ہے تاریخی حالات ہیں ۵۰ صفحہ ۸/ **الہام بائبل** مصنفہ ڈاکٹر پیٹرس سمتھ۔ اس میں بائبل کی ماہیت اور حیثیت پر مفصل بحث ہے ۱/ **یسوع مسیح کی گرفتاری اور موت** از ڈاکٹر شاکر صاحب اس میں علاوہ تاریخی حالات و اخلاقی شریعت کے اُن ساتوں مقولوں پر بحث ہے۔ جو خداوند مسیح کی زبان سے صلیب پر نکلے تھے قیمت ۱۲/- **الفریڈ اعظم کی** سوانح عمری ۱/- **سکندر اعظم** کی سوانح عمری ۱/- درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلجس بکسوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کیطرف سے اس بات پر حکمتانہ شہادت ہے۔ ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دیدیا ہے اور اسوقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بائیس ہزار روپیہ یونہی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر بیمہ نہیں دیتا ہے۔ اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کرسکتا ہے۔ جس کسی کو چاہئے مینجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے ؛

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جن کو وہ اس فنڈ میں شریک کرانا چاہتے ہیں۔ ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ؛

المشتہر

پادری والٹر جے۔ کلارک مینجنگ ڈائرکٹر

نولکھا لاہور

اشتہار

ٹائپ نویسی۔ اختصار نویسی۔ بک کیپنگ و طریقہ خط و کتابت وغیرہ کرسچن بوائز ہائی سکول لودیانہ کے متعلق ایک شاخ اور کھولی گئی ہے جس میں مندرجہ بالا مضامین بڑی عمدگی سے سکھلائے جاتے ہیں داخلے کے لئے انگریزی کی عمدہ لیاقت ضروری ہے مفصل حالات ذیل کے پتہ پر خط روانہ کرنے سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

پرنسپل سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ ؛

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ۸/
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ۸/۱ ۱/۲
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸/	۱۲/	ے
چوتھائی کالم	۱۲/	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	ٮعہ
پورا کالم	عہ	ٮعہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر فی کالم ۲/ مابعد کے لئے ۱/ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں ؛

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول ۸/ معہ محصول ۸/۱

قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

اشتہار

ایک نوجوان مسیحی جسکی عمر ۲۲ سال کی ہے روزگار کی تلاش میں ہے لیاقت اردو فارسی اور انگریزی میں مڈل پاس کی رکھتا ہے کچھ ہندی اور گورمکھی زبان سے بھی واقف ہے اگر کسی صاحب کو ایسے شخص کی ضرورت ہو تو ذیل کے پتہ سے خط و کتابت کرے

المشتہر

جارج ملٹن مشن کمپونڈ لودیانہ پنجاب

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ واکلی کے اہتمام سے چھپا